کتاب نما

تاریخ نفاذ حدود، ڈاکٹر نور احمد شاہتاز۔ ناشر: فضلی سنز، اردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۴۴۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

وطن عزیز میں نفاذ شریعت کی تاریخ اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی خود ملک کی اپنی تاریخ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کی تاسیس کی واحد بنیاد اور جواز ایک ایسے خطے کا حصول تھی جہاں اسلام کے احکام و تصورات کی بنیاد پر ایک جدید اسلامی معاشرہ اور جدید اسلامی ریاست قائم کی جاسکے۔ یوں تو نظری اور علمی اعتبار سے اس کام کا آغاز تاسیس پاکستان سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور آل انڈیا مسلم لیگ نے ماہرین شریعت کی ایک کمیٹی ۴۰-۱۹۳۹ ہی سے قائم کر دی تھی جس کے ذمے نئی مملکت کا سیاسی اور آئینی نظام نامہ، معاشی اور مالیاتی خاکہ اور تعلیم و ثقافت کی ضرورتوں کی تحدید و تعیین کا اہم کام تھا۔ اگرچہ علمی تیاری کا یہ کام کسی نہ کسی حد تک، تشکیل پاکستان کے بعد بھی جاری رہا لیکن اس میں وہ تسلسل اور سنجیدگی محسوس نہیں ہوتی جس کا یہ عظیم الشان کام تقاضا کرتا تھا۔

۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۹۱ اور ۱۹۹۸ وہ سال ہیں جن میں وطن عزیز میں مختلف اسلامی قوانین نافذ ہوئے یا اہم آئینی فیصلے کیے گئے۔ ان میں سب سے اہم پیش رفت ۱۹۷۹ میں نافذ ہونے والے وہ قوانین تھے جن کو "قوانین حدود" سے یاد کیا جاتا ہے۔ یوں پاکستان، دور جدید میں سعودی عرب اور یمن کے بعد تیسرا ملک تھا جہاں حدود کے قوانین نافذ کیے گئے۔ گذشتہ ۲۰ سالوں میں ان قوانین کے نفاذ، طریقۂ کار اور نتائج کے بارے میں خاصا کام ہوا ہے اور انگریزی میں کئی کتابیں سامنے آئی ہیں جن میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں اہل علم نے اظہار خیال کیا ہے۔

زیر نظر کتاب اس اعتبار سے دلچسپ اور مفید ہے کہ اس میں مصنف نے اسلام کے تصور جرم و سزا کی شرح و وضاحت کے ساتھ، اس کا دوسرے مذاہب میں تصورات جرم و سزا سے تقابل بھی کیا ہے۔ کتاب کی خاصی طویل تمہید میں جو ۱۰۹ صفحات پر مشتمل ہے انھی مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ باب اول میں تاریخ اسلام اور جدید دنیاے اسلام میں حدود کے نفاذ کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ باب دوم، پاکستان میں نفاذ حدود کے جائزے پر مشتمل ہے۔ حدود کے جائزے کے پہلو بہ پہلو، ملک میں اہم دستوری ترامیم اور نفاذ شریعت کی عمومی کارکردگی پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز مبارک باد اور شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اردو زبان میں ایک اہم خلا کو پر کیا اور قارئین کے لیے علمی، فکری اور فقہی دلچسپی کی ایک ایسی اہم کتاب تیار کی جو بہ یک وقت قانون اور تاریخ پاکستان کے طلبہ کے لیے مفید ہے۔ اصل میں یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو کراچی یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے تیار ہوا۔ اس لحاظ سے بھی یہ کتاب تحقیق کے طلبہ کے لیے راہنما ثابت ہوگی۔

کتاب کی طباعت و تجلید خاصی معیاری اور قیمت (۳۰۰ روپے) موزوں ہے۔ آغاز کتاب میں متعدد اصحاب علم کی فاضلانہ تقریظات ہیں جن میں کتاب کی مختلف خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے (محمود احمد غازی)۔

رسائل و مسائل کامل (فارسی)، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ ترجمہ: سید احمد مودودی چشتی۔ ناشر: دارالعروبہ دعوۃ الاسلامیہ، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۴۸۶۔ قیمت: درج نہیں۔

مولانا مودودیؒ کے تصنیفی سرمائے میں رسائل و مسائل (کے چار حصوں) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ غالباً تفہیم القرآن کے بعد، ایسا تنوع اور جامعیت، ان کی کسی اور تالیف میں نہیں ہے۔ اسی وجہ سے رسائل مذکور، قارئین کے مختلف حلقوں میں آج بھی دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں اور ان کی بہ کثرت اشاعت ان کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

فارسی میں مولانا کی بہت سی کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے (تفہیم القرآن، خطبات، تجدید و احیائے دین، مسئلہ جبر و قدر، مسئلہ ملکیت زمین، اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر، تفہیمات، الجہاد فی الاسلام وغیرہ) مگر تعجب ہے کہ اب تک فارسی میں رسائل و مسائل ایسی دلچسپ اور اہم کتاب کا ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ حال ہی میں جناب فیض الرحمٰن ہمدانی صاحب کی مساعی و اہتمام سے پانچوں حصوں کا فارسی ترجمہ بڑی تقطیع کے تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل، ایک ضخیم کتاب کی صورت میں منظر عام پر آیا ہے۔

"رسائل و مسائل" ترجمان القرآن کا ایک مستقل عنوان تھا (اور آج بھی بدستور یہ عنوان برقرار ہے) اس کے تحت مولانا مودودیؒ نے تقریباً نصف صدی تک قرآن، حدیث، فقہ، معاشیات، سیاسیات، جماعت اسلامی سے متعلق بیسیوں، بلکہ سیکڑوں موضوعات پر طرح طرح کے جواب دیے (ختم نبوت، مسئلہ مہدی، حدود شرعی، فتنہ تصویر، پردہ اور پسند کی شادی، ڈاڑھی، غلاف کعبہ کی نمایش، سود، اسلام میں قطع ید، رشوت دینے کی مجبوری، ڈراموں میں اداکاری، قطبین میں نماز، انعامی بانڈز وغیرہ وغیرہ)۔

سید مودودیؒ نے خداداد حکمت و بصیرت سے کام لیتے ہوئے، اظہار و بیان کے بہترین اسلوب میں شافی جواب دیے ہیں۔ وہ معروف معنوں میں ماہر معاشیات تھے، نہ فقیہ، نہ قانون دان اور نہ ماہر عمرانیات،